اخراجات زراعت کی منہائی کا نصاب

چھٹا فقہی سمینار منعقدہ: ۱۷-۲۰؍رجب ۱۴۱۴ھ مطابق ۳۱؍دسمبر ۱۹۹۳ء-۳ جنوری ۱۹۹۴ء، جامعہ دارالسلام، عمر آباد

۱- فقہی سمینار کے سامنے یہ مسئلہ زیر بحث آیا کہ آج کل کاشت کے جدید طریقوں میں زراعت کے اخراجات قدیم طرز کی کھیتی کے مقابلے میں کہیں زائد ہوتے ہیں، لہذا ان بڑھے ہوئے اخراجات کو واجب عشر کی ادائیگی سے پہلے اصلی پیداوار سے منہا کیا جائے؛ تاکہ کاشت کاروں کو سہولت حاصل ہو۔

سمینار نے اس مسئلہ پر غور کیا اور اس کے ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد سمینار اس نتیجہ پر پہنچا کہ عشر اور نصف عشر شریعت کی طرف سے منصوص مقادیر ہیں، اور شریعت نے کاشت کو سیراب کرنے کی بنیاد پر اخراجات کی کمی وزیادتی کو اساس تسلیم کرتے ہوئے مقدار واجب میں فرق کیا ہے، اور دیگر کسی قسم کے اخراجات کی رعایت کرتے ہوئے مقدار واجب میں تبدیلی کا اعتبار نہیں کیا ہے، اور جو مقدار واجب شریعت نے طے کردی ہے اس میں عقل وقیاس کا دخل نہیں، اور نہ کسی کو مقدار واجب میں تبدیلی کا حق ہے۔ دوسری طرف یہ بھی واقعہ ہے کہ کاشت کے جدید طریقوں پر جہاں اخراجات زائد ہوتے ہیں، پیداوار کی مقدار میں بھی معتدبہ اضافہ ہوتا ہے۔

لہذا سمینار یہ طے کرتا ہے کہ کاشت کے جدید طریقوں کھاد یا دوا وغیرہ مصارف پر ہونے والے زائد اخراجات اصلی پیداوار سے منہا نہیں کئے جائیں گے۔

۲- حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ اور بعض دیگر فقہاء کی رائے میں آیات اور بعض احادیث کے عموم کے پیش نظر وجوب عشر کے لئے پیداوار کی مقدار کا کوئی نصاب نہیں ہے۔ ہر وہ شئی جو زمین سے پیدا ہو، چاہے وہ قلیل مقدار میں ہو یا کثیر مقدار میں، عشر کا نکالنا واجب ہوگا۔ امام ابویوسف وامام محمد رحمہا اللہ ودیگر جمہور ائمہ کے نزدیک حدیث "ليس فيما دون خمسة أوسق صدقة" کی روشنی میں پانچ وسق سے کم اگر پیداوار ہو تو ایسے لوگوں پر عشر واجب نہیں ہے۔

سمینار کی رائے میں چھوٹے کاشت کار، یا قدرتی آفات کی وجہ سے بہت کم مقدار میں پیداوار حاصل ہونے کی صورت میں مطلقاً وجوب عشر کے قول کے نتیجے میں دشواریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسے حالات میں جبکہ کسی کاشت کار کی کل پیداوار پانچ وسق یعنی چھ کوئنٹل ۵۳ کلوگرام سے کم ہو تو صاحبین ودیگر جمہور ائمہ کے قول پر عمل کرتے ہوئے اگر کوئی ضرورت مند شخص اس پر عشر نہ نکالے بلکہ پوری پیداوار کو اپنے ذاتی استعمال میں لائے تو ایسا کرنا جائز ہے۔ بعض شرکاء کا رجحان ہے کہ اگر نصاب سے کم پیداوار ہو اور دوسرے ذرائع کفالت موجود نہ ہوں تو خود استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔

☆☆☆